ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا المیہ ....اصل گیم !

عبدالرشید ارشد

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے المیے پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے بلکہ اس سے پیدا صورت حال پر بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے ۔اس المیہ کی تہہ میں چھپے طوفانوں پر شاید بہت ہی کم لوگوں کی نگاہ ہوگی ۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کوئی جذباتی کارروائی نہیں ہے بلکہ یہ لمبی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔اس منصوبہ بندی کی کڑیاں بہت دور تک جاتی ہیں ۔ وثائق یہودیت (Protocols) پر گہری نظر رکھنے والوں کے لئے اس قضیے کو،اس کی تہہ میں چھپے طوفانوں کو سمجھنا سہل ہے۔

عنوان پر دلائل آپ کے سامنے رکھنے سے پہلے ہم آپ کو مداری کے ایک بکرے، بندر کا قصہ سنا دیں،جس سے بات سمجھنا آسان ہو جائے گا ۔ کہتے ہیں کہ کسی مداری کے پاس تماشہ دکھانے کے لئے ایک بندر اور ایک بکرا تھا ۔مداری کی غیر حاضری میں بندر نے معمول بنالیا کہ وہ مداری کا رکھا دودھ خود پی کر تھوڑی سی بالائی بکرے کے منہ پر لگا دیا کرے۔ مداری واپسی پر دودھ کا برتن خالی اور بکرے کے منہ پر بالائی دیکھ کر، بکرے پر غضب ناک ہو کر اس کی دھنائی کر دیا کرے، معصومیت سے مار کھایا کرے۔

یہود کا آغاز سے وطیرہ ہے کہ یہ اپنی کارروائیوں کیلئے ایک مداری اور ایک بکرا تلاش کر لیتے ہیں ۔ یہود کے منصوبہ میں سرفہرست عالمی سطح پر اقتدار اعلیٰ کی منزل ہے جس کا پایہ تخت القدس ہوگا جو گریٹر اسرائیل کا بھی پایہ تخت ہوگا ۔گریٹر اسرائیل کا حصول ان کا خفیہ منصوبہ نہیں ہے۔اس کے لئے پہلے القدس کے ساتھ اسرائیلی مملکت کا قیام تھا جس میں وہ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی سرپرستی سے کامیاب ہو گئے ۔نصف صدی کے بعد اب انہوں نے دوسرے مرحلے پر کام شروع کر دیا۔گریٹر اسرائیل میں ارض فلسطین کے علاوہ ترکی، شام، عراق، اردن، کویت، ، بحرین، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کا بیشتر حصہ بشمول مدینہ منورہ، سوڈان اور مصر وغیرہ شامل کرنے کی آرزو اور عملی کوشش ہے۔اس آرزو کی تکمیل کے لئے اسرائیل کے بس میں نہیں ہے۔ لہذا اس نے مداری کا رول امریکہ اور برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے۔اور امریکہ و یورپ پر اپنے سونے کے زور پر حاوی ہونے کے بعد اور انہیں یہ یقین دلا کر کہ ہمارا تمہارا دشمن نمبر ایک اسلام اور مسلمان ہیں، اپنا ہم نوالہ بنالیا ہے۔ یہودی، مسلمان ممالک کو کمزور کر کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے خود پس پردہ رہ کر وہ وقتاً فوقتاً اپنی منصوبہ بندی کو آگے بڑھاتا رہتا ہے۔خود یہود کی زبانی ملاحظہ فرمائیے!

”وہ کون ہے اور کیا ہے؟ جو نادیدہ قوت پر قابض ہو سکتا ہے؟ بالیقین یہی ہماری قوت ہے، صیہونیت کے کارندے ہمارے لئے پردہ کا کام دیتے ہیں جس کے پیچھے رہ کر ہم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ منصوبہ عمل ہمارا تیار کردہ ہوتا ہے مگر اس کے اسرار و رموز ہمیشہ عوام کی آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں“۔(Protocols- 4:2)

منصوبۂ عمل، ایران، عراق جنگ ہو، عراق، کویت کا ہو، عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی یلغار کا ہو، یا افغانستان پر امریکی دہشت گردی کا ہو، اس کے حقیقی منصوبہ ساز مذکورہ اقتباس کی روشنی میں یہود ہیں اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کی منصوبہ بندی کے خالق بھی وہی ہیں۔ مذکورہ اور موجودہ جنگوں کے منصوبہ کو ذیل کے اقتباس میں ملاحظہ فرمائیے!

''جہاں تک ممکن ہو، ہمیں غیر یہود کو ایسی جنگوں میں الجھانا ہے، جس سے انہیں کسی علاقے پر قبضہ نصیب نہ ہو، بلکہ جو جنگ کے نتیجے میں تباہی سے دوچار ہو کر بدحال ہوں.......'' (Protocols- 2:1)

اس مختصر اقتباس میں ایران، عراق جنگ، روس چیچنیا، عراق کویت، جنگ اور اب آخر میں امریکہ، افغانستان جنگ کا جائزہ لے کر یہود کی منصوبہ بندی کی صداقت کو پرکھ لیجیے۔ بات سمجھنے میں کچھ بھی تو مشکل نہیں ہے۔ اسرائیل کو مذہبی ایران اور مضبوط ایٹمی قوت کے قریب عراق سے خطرہ تھا۔ ایٹمی پلانٹ خود تباہ کر دیا اور پھر ایران عراق کے سینگ پھنسا دیئے، کہ ان کا اسلحہ، ان کے وسائل، ان کی افرادی قوت جو اسرائیل کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے۔ بھسم ہو جائے اور عرب عجم کا تعصب ہوا پکڑے۔ اسرائیل اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب ہوا اور مسلمان کی بصیرت بازی ہار گئی، جس پر مذکورہ ہر محاذ گواہی دے رہا ہے۔

جب طویل جنگ کے باوجود عربوں کی مالی مدد کے سبب عراق کو مضبوط دیکھا، تو اسے کمزور بلکہ برباد کرنے اور گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ایک قدم آگے بڑھانے کی خاطر پہلے عراق کو کویت پر حملے کے لئے اُکسایا اور پھر کویت کے ساتھ سعودی عرب پر بھی عراقی دہشت کے سائے دکھا کر سعودی عرب کی سرزمین پر باقاعدہ چھاؤنی بنا کر مستقل ڈیرے ڈال دیئے۔

کویت اور سعودیہ کے ''محسن'' نے عربوں سے اپنا برسوں کا بجٹ وصول کیا، پرانا اسلحہ منہ مانگے داموں عراق پر گرایا، نیا اسلحہ عربوں کے خرچ پر انہی کی سرزمین پر ٹیسٹ کر لیا اور جنگ کے نام پر ہنگامے میں عربوں کے خرچ پر جدید اسلحہ اسرائیل پہنچایا۔ عربوں کے سیال سونے پر قبضہ جمانے کے ساتھ گریٹر اسرائیل کی تکمیل کیلئے مدینہ سے قریب تر پہنچ گئے۔ گریٹر اسرائیل کے خواب کو شرمندہ تعبیر ہوتے دیکھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلامی جمہوری پاکستان کے عوام اور اس کی فوج ہے کہ یہ عربوں سے بڑھ کر ان کے خیر خواہ ہیں لہذا پاکستان کو کمزور کرنا، اس کو بے بس بنانا، اسرائیل کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ کام بھارت سے ہو سکتا ہے یا امریکہ کے ذریعے مگر انتہائی ''قرینے'' سے، پاکستان دشمنی دیکھئے:

''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہیے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقا کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے۔ لہذا

عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کارروائی کرنا چاہیے۔

بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے، جس کی ہندو آبادی مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے، جس پر تاریخ گواہ ہے ۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہیے۔ ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہیے تاکہ یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کیلئے نیست و نابود ہو جائیں''۔ (تقریر اسرائیلی وزیر اعظم بن گوپان، بحوالہ جیوش کرانیکل ۹راگست ۱۹۶۱ء)

''پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ یہی محبت، وسعت، طلب عالمی صیہونیت (گریٹر اسرائیل) اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید خطرہ ہے۔ لہذا یہودیوں کے لئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے اُن کے پیغمبر کی محبت کو کھرچ دے''۔ (امریکی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر ہرٹز کی رپورٹ)

سعودیہ اور کویت میں قدم جمالینے کے بعد، اسلامی جمہوریہ پاکستان کو بے بس کرنا ضروری تھا اور یہ بے بسی مکمل صرف اس صورت میں ممکن تھی کہ اس کے شمال میں اسلامی ریاست افغانستان کو بے بس کر دیا جائے اور وہاں لادینی حکومت قائم ہو جو امریکہ اور بھارت یا بالفاظ دیگر یہود کے اشارۂ ابرو پر کام کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان سینڈوچ بنا رہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مشکل لمحات کے دوست چین کو پاکستان سے بدظن کر کے پیچھے ہٹا کر پاکستان کو تنہا کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑا کام تھا اور اس کی تکمیل کے لئے منصوبہ بندی کا تقاضا یہ تھا کہ کوئی بڑا کام کیا جائے جس سے امریکہ کی دہشت اور وحشت کو مسلمان حکمرانوں کے سامنے لا کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر جو امریکی وقار کی علامت سمجھا جاتا تھا اور پینٹا گان جو امریکی عظمت اور عالمی غنڈہ گردی کی علامت ہے پر کاری ضرب لگا کر امریکہ اور اس کے مادیوں کا رخ پاکستان اور افغانستان کی طرف پھیرنا ضروری سمجھا گیا۔

ہماری شناخت ''قوت'' اور ''اعتماد بنیاد'' میں ہے۔ سیاسی فتح کا راز قوت میں مضمر ہے بشرطیکہ اسے سیاستدانوں کی بنیادی مطلوبہ ضرورت اور صلاحیت کے پردہ میں چھپا کر استعمال کیا گیا ہو۔ تشدد راہنما اصول ہونا چاہیے اور ان حکمرانوں کے لئے جو حکمرانی کو کسی نئی قوت کے گماشتوں کے ہاتھ نہ دینا چاہتے ہوں۔ ان کیلئے یہ مکر میں لپٹا ہوا ''اعتماد بناؤ'' کا اصول ہے۔ یہ برائی ہی ہمیں ''مطلوبہ خیر'' تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے''(Protocols1:23)

ورلڈ ٹریڈ سنٹر المناک تشدد کو آنکھوں کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر مذکورہ اقتباس پڑھیئے۔ بلکہ ان الفاظ پر ذرا رکیئے ''یہ برائی ہمیں ''مطلوبہ خیر'' تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے'' اور سوچیئے کہ ٹریڈ سنٹر کی تباہی والی برائی گریٹر اسرائیل کی منزل تک لے جانے کا آخری ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ تک رسائی کے لئے ان کا موثر ہتھیار میڈیا ہے۔

اب آیئے! اقتباس میں ''قوت اور اعتماد بناؤ'' پر توجہ دیں۔ امریکہ میں یہود کی قوت اور یہود پر اعتماد کس کی نظر سے اوجھل ہے۔ امریکہ کے آج تک ۱۷ صدور خفیہ یہودی تنظیم فری میسنز کے باضابطہ رکن رہے۔ آج صدارتی الیکشن یہود کی مدد کے بغیر جیتنا ناممکن، کوئی بش کی طرح جیت لے تو صدر رہنا مشکل۔ بش جن حالات سے دوچار ہے ہر کسی کے سامنے ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون کے المیے سے ''خیر'' نکالنے کا کام میڈیا کے ذمہ تھا جو اس نے بڑی خوبی سے نبھایا کہ امریکی حکومت کی طرح مغربی میڈیا بھی یہود کا زر خرید غلام ہے۔ ادھر اغوا شدہ جہاز ''قوت اور اعتماد بناؤ'' کے فارمولے پر عمل کرتے، امریکی ایجنسیوں کی کارکردگی کا مذاق اڑاتے، پینٹا گون اور ٹریڈ سنٹر ٹاور سے ٹکرائے، ادھر میڈیا نے اس کا رشتہ اسامہ اور طالبان سے جوڑنا شروع کر دیا۔ یوں گوبلز کی اولاد غصے میں پاگل بش اور اس کی حکومت کو اتنا آگے دھکیلنے میں کامیاب ہوگئی کہ بش آخری صلیبی جنگ لڑنے نکل کھڑے ہوئے۔ پریس (میڈیا) کے ضمن میں یہود کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ چند مستثنیات کو چھوڑ کر پہلے ہی عالمی سطح پر پریس ہمارے مقاصد کی تکمیل کر رہا ہے۔(Protocols 7:5)

۲۔ پریس کا کردار یہ ہے کہ وہ ہماری ناگزیر ترجیحات کو مؤثر انداز میں پھیلائے، عوامی شکایات کو اُجاگر کر کے عوام میں بے چینی پھیلائے......(Protocols 2:5)

ان اقتباسات کی روشنی میں آپ ۱۱ ستمبر اور اس کے بعد آج تک امریکہ کے اندر اور باہر پریس کا کردار دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ میڈیا کس طرح یہود کی ''ناگزیر ترجیحات'' کی تکمیل کے لئے مؤثر کردار ادا کر رہا ہے۔ معمولی غور و فکر سے یہ اندازہ کرنا بھی مشکل نہیں کہ پاکستانی میڈیا بھی یہود کے عالمی میڈیا کی سُر سے سُر ملا کر حقِ نمک ادا کر رہا ہے۔ (الا ماشاء اللہ!)

مذکورہ تفصیل سے جو بات سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ عظیم تر اسرائیل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کیلئے یہود کی منصوبہ بندی ایک تدریج کے ساتھ بڑے مؤثر انداز میں آگے بڑھ رہی ہے، کہ روس کے سپر پاور ہونے کے خناس کو افغانستان میں پھنسا کر رسوا کیا۔ اب دنیا میں امریکہ سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے۔ اُسے بڑے سلیقے سے افغانستان لا کر عسکری اور معاشی میدان میں بانجھ کرنے کا فیصلہ کیا کہ اندرونی طور پر اسے کمزور کر کے عالمی اقتدار کے راستے کا یہ روڑہ ہٹا دیا جائے۔ برطانیہ ہو یا فرانس اور یورپ کے دیگر ممالک پہلے ہی یہود کے باجگزار ہیں۔

امریکہ، روس اور دیگر یورپی ممالک کے ذریعے لے دے کے اسلام یہود کے مدِ مقابل رہ جاتا ہے۔ اسلامی بلاک کو امریکہ اور یورپی بلاک کے ذریعے نیست و نابود کر دیا جائے تو یہود کے لئے میدان خالی ہوگا۔ اسلامی بلاک میں صرف پاکستان ہے جو ایٹمی قوت بھی ہے۔ لہٰذا اس کو دوست بن کر ڈالروں کا زہر پلا کر ختم کیا جائے۔ دوستی کی انتہا یہ کہ

(روزنامہ ''خبریں'' ۷ار اکتوبر کی اشاعت) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کرتا دھرتا امریکی مہمانوں کو اپنے ایٹمی مقامات تک لے گئے، بقول اخبار، انہیں ایٹمی اسلحہ کا سٹور بھی دکھایا، جس پر وفد نے سٹوریج کے لئے تجاویز دینے کا وعدہ کیا موجود سیکورٹی نظام ان کے نقطۂ نظر سے درست نہیں ہے۔

خالق اپنے مخلوق کی خوبیوں خامیوں سے پوری طرح باخبر ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی مخلوق کو حکم دے، نصیحت کرے کہ فلاں سے دوستی کرو اور فلاں سے بچتے رہو، فلاں دوست ہے اور فلاں دشمن ہے تو حقیقت نصیحت یہی ہے۔ مسلمان کے خالق نے اپنی کتاب میں بار بار تاکید فرمائی کہ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، مگر ہم ہیں کہ بش کو عقل کل سمجھ کر اس کی دوستی پر نازاں ہیں، اور اس بے یقین کی بات پر یقین کر کے اپنی فضا، اپنے اڈے اس کے سپرد کر دیئے، جو دس روز کا کہہ کر خیمے میں اونٹ کی طرح داخل ہوا اور اب ۱۰ سالہ قیام کی ''نویدِ مسرت'' سنا رہا ہے۔

افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن نے گزرے کل افغانستان کے خلاف پاکستان کے تحفظ کی جنگ لڑی تھی کہ بھارت کا یار اور پاکستان کا، امریکی U2 جاسوسی پروازوں کے سبب) دشمن روس افغانستان کے راستے بلوچستان کو تاراج کرتا خلیج کے گرم پانیوں میں ڈیرہ ڈالنے پر مُصر تھا تاکہ روس بھارت کے درمیان پاکستان کا وجود ہر لمحہ خطرہ میں رہے۔ پاکستان لمحہ لمحہ روس اور بھارت سے آزادی کی بھیک مانگتا پھرے۔ ہماری بدنصیبی کہ ہم نے افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن کی قربانیوں کو فراموش ہی نہیں کیا بلکہ نمک حرامی پر اُتر آئے۔

گزرے کل کی طرح آج پھر وہی افغان اور وہی اسامہ بن لادن کفر کے دوسرے روپ، عالمی دہشت گرد کے خلاف بے یار و مددگار، بے ساز و سامان، محض اپنے رب کی رحمت کے سہارے سینہ سپر ہیں۔ جس دہشت گرد کی ایک ٹیلی فون کال پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تین جنگیں لڑنے کے دعویدار فوجی صدر کا پتہ پانی ہو گیا، اس کے مقابل اللہ کے سپاہی ملا محمد عمر مجاہد اور اسامہ بن لادن ڈٹ گئے۔ فرق صرف ایک سجدہ کا ہے جو شاید صدر مشرف بھی کرتے ہوں گے۔ ملا محمد عمر، طالبان اور اسامہ بھی کرتے ہیں۔ یہ سجدہ بقول شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ ''ہزار سجدوں سے آدمی کو نجات دلاتا ہے'' کاش ملا محمد عمر، اسامہ بن لادن اور طالبان کی طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قیادت نے بھی ویسا ہی ایک سجدہ کر لیا ہوتا اور مسلمہ عالمی دہشت گرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے کہ مسلمان جسدِ واحد ہیں۔ افغانستان کی طرف اٹھنے والی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ میدانِ حرب میں آمنے سامنے تھے کہ حضرت امیر معاویہؓ کا فر دشمن نے حضرت علیؓ کے مقابلے میں مدد و تعاون کی پیش کش کی تو حضرت امیر معاویہؓ کا جواب تھا کہ ہمارا معاملہ دو بھائیوں کا ہے۔ اگر تم نے ایسی جرأت کی تو علیؓ کی طرف سے تمہارے خلاف لڑنے والا پہلا شخص معاویہؓ ہوگا۔ آج یہ بات مشرف

صاحب کے کہنے کی تھی۔شمالی اتحاد کے کہنے کی تھی،ایران وعرب کے کہنے کی تھی مگر

بُت صنم خانے میں کہتے ہیں مسلمان گئے
ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے
منزل دہر سے اونٹوں کے حدی خوان ہے
اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآن گئے

افغانستان کو برباد کر کے اپنی پسند کی حکومت بنوانے والے اوران کے دوسرے ہم نوا حکمران بصیرت سے عاری یہ بھول گئے کہ یہود و نصاریٰ کا ٹارگٹ اسلام اور مسلمان ہیں جنہیں وہ عقل مند جاٹ کی طرح الگ الگ تسلی دے کر ماریں گے۔کہتے ہیں تین آدمیوں نے جاٹ کے کھیت سے گنے توڑے تو جاٹ نے پکڑ لیا مگر وہ اکیلا تھا اور تینوں پر حاوی نہ ہوسکتا تھا لہذا عقل مندی سے اس نے ان سے تعارف پوچھا تو ایک نے کہا سید ہوں،دوسرے نے کہا زمیندار ہوں،تیسرے نے کچھ اور کہا،تو جاٹ کہنے لگا کہ خیر سید تو میرے سردار ہیں،زمیندار میرا بھائی ہے مگر یہ تیسرا تو مجرم ہے لہذا اس کی خوب دھنائی کی ،سید اور زمیندار خاموشی سے دیکھتے رہے۔اسے ادھ مُوا کر کے دونوں کی طرف مخاطب ہوا کہ شاہ جی! آپ تو سید بادشاہ ہیں ،مگر اس نے نقصان کیوں کیا؟ پھر اس پر پل پڑا اور پہلے مجرم جیسا حشر کر کے شاہ صاحب کو آ لیا اور دھنائی کر دی۔

یہود و نصاریٰ مسلم حکمرانوں سے زیادہ چالاک،عیار و مکار اور جاٹ سے زیادہ عقل مند ہیں۔جسے آج وہ عالمی دہشت دی کہہ کر ان سے معاون لے رہے ہیں،وہ اسلام کا فلسفہ جہاد ہے،جسے مٹانے کا عزم لے کر بش امریکہ سے نکلا ہے۔بش کا ٹارگٹ اسامہ یا ملا عمر نہیں ہے،اس کا ہدف اسلام،مسلمان اور مسلمان کا جہاد ہے،جس پر کاری ضرب لگا کر وہ گریٹر اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے اور کس قدر بدنصیبی کی بات ہے کہ اس ''نیک مقصد'' میں مسلمان کہلوانے والے حکمران اس کے معاون و مددگار ہیں۔

بمشیت اللہ تعالیٰ افغان مجاہدین اور اسامہ بن لادن سرخرو ہوں گے،فتح و نصرت اُن کا مقدر ہوگی کہ اُن کی سپر پاور جبار و قہار و عزیز بھی ہے،سریع الحساب بھی اور اُن کے ہتھیار کلمہ طیبہ کے مقابلے میں آج تک کسی فیکٹری میں بہتر ہتھیار نہیں بنا۔دنیا میں اُن کا انعام سکینت ہے جو کہ کسی مسلمان حکمران کا مقدر نہیں اور محشر میں دیدار باری تعالیٰ انہیں نصیب ہوگا۔اگر توبہ کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔

❋❋❋